

## الله تعالیٰ کے متعلق شیعہ اور سنی کا عقیدہ

<"xml encoding="UTF-8?>

اس سلسلے میں ایک اہم اختلاف رویت باری تعالیٰ کے متعلق ہے :- اہل سنت والجماعت کہتے ہیں کہ جنّت میں سب مومنین کو رویت باری تعالیٰ نصیب ہوگی۔ ان کی حدیث کی مستند کتابوں، مثلاً بخاری اور مسلم وغیرہ میں ایسی روایات موجود ہیں جن میں اس پر زور دیا گیا ہے کہ یہ رویت مجازی نہیں بلکہ حقیقی ہوگی (1)۔

بلکہ ان میں ایسی روایات بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا انسانوں کے مشابہ ہے، وہ ہنستا ہے (2)، آتا جاتا ہے، چلتا ہے پھرتا ہے اور ساتویں آسمان سے پہلے آسمان پر اترتا ہے (3)- حتیٰ کہ اپنی پنڈلی کھولتا ہے جس پر شناختی علامت بنی ہوئی ہے (4)۔ اور یہ کہ جب وہ اپنا ایک پاؤں دوزخ میں رکھے گا تو دوزخ میں رکھے گا تو دوزخ بھر جائے گی۔ غرض ایسی باتیں اور ایسے اوصاف حق تعالیٰ سے منسوب کیے گئے ہیں جن سے وہ پاک اور منزہ ہے (5)۔

مجھے یاد ہے کہ ایک بار کینیا (مشرقی افریقہ) کے شہر لامو سے میر اگزر ہوا۔ وہاں مسجد میں ایک وہابی امام صاحب نمازیوں کو خطاب کر رہے تھے، وہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کے دو باتھو ہیں - دو پاؤں ہیں، دو آنکھیں اور چہرہ ہے۔ جب میں نے اس پر اعتراض کیا تو انہوں نے اپنی تائید میں قرآن کی کچھ آیات پڑھیں، فرمایا:- "وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ عَلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَاتٍ ....."

یہود کہتے ہیں کہ اللہ کا باتھ تو بندھا ہوا ہے۔ بندھیں ان کے باتھ! اور لعنت ہو ان پر یہ بات کہنے کی وجہ سے۔ اللہ کے باتھ تو کھلے ہیں۔"

اس کے بعد دو آیتیں اور پڑھیں : "وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا" ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بناؤ، اور " کل من علیها فان و یبقی وجه ریک ذو الجلال و الاکرام " جو مخلوق بھی زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے اور تمہارے پوردگار کا چہرہ جو صاحب جلال و عظمت ہے باقی رہے گا۔

میں نے کہا :- بھائی صاحب! جو آیات آپ نے پڑھی ہیں مجاز ہیں حقیقت نہیں۔ کہنے لگے سارا قرآن حقیقت ہے اس میں مجاز کچھ نہیں۔ اس پر میں نے کہا : پھر اس آیت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں : " وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمَى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى " کیا آپ آیت کو اس کے حقیقی معنی میں لیں گے؟ کیا واقعی دنیا میں جو بھی اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا؟

امام صاحب نے جواب دیا : ہم اللہ کے باتھ، اللہ کی آنکھ اور اللہ کے چہرے کی بات کر رہے ہیں، اندھوں سے ہمارا کوئی واسطہ نہیں۔ (فکری جمود کی انتہا ملاحظہ ہو)۔

میں نے کہا :- اچھا اندھوں کو چھوڑیے! آپ نے جو آیت پڑھی ہے : " کل من علیها فان و یبقی وجه ریک ذو الجلال و الاکرام " اس کی تشریح آپ کیسے کریں گے؟

امام صاحب نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا : کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو اس آیت کا مطلب نہ سمجھتا ہو؟ اس کا مطلب صاف ظاہر ہے۔ یہ بالکل ویسی ہی آیت ہے جیسی "کل شیء هالک إلا وجهه". میں نے کہا:- آپ نے اور بھی گڑپکرداری۔ بھائی صاحب میرا آپ کا اختلاف قرآن کے بارے میں ہے۔ آپ کا دعوی ہے کہ قرآن میں مجاز نہیں سب حقیقت ہے ، میں کہتا ہوں مجاز بھی ہے خصوصا ان آیات میں جس میں تجسیم یا تشبیہ کا شبہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کو اپنی رائے پر اصراریے تو آپ کو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ "کل شیء هالک إلا وجهه"

کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کے ہاتھ، پاؤں اور اس کا پورا جسم فنا ہوجائے گا اور صرف چہرہ باقی بچے گا۔ (نعمہ بالله) پھر میں نے حاضرین کو مخاطب کرکے کہا : کیا آپ کو یہ تفسیر منظور ہے ؟ پورے مجمع پر سکوت طاری ہوگیا اور امام صاحب کو بھی ایسی چپ لگ گئی جیسے منه میں گھنگھنیاں بھری ہوں - میں انھیں رخصت کرکے یہ دعا کرتا ہوا چلا آیا کہ اللہ انھیں نیک ہدایت کی توفیق دے۔ جی ہاں ! یہ ہے ان کا عقیدہ جو ان کی معتبر کتابوں میں اور جو ان کے مواعظ و خطبات میں بیان کیا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کچھ علمائے اہل سنت اس کے انکاری نہیں ہیں لیکن اکثریت کو یقین ہے کہ آخرت میں اللہ کا دیدار ہوگا اور وہ اس کو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح چودھویں کا چاند دیکھتے ہیں۔ ان کا استدلال اس آیت سے ہے :

"وجوه يومنذ ناضرة إلی ربها ناظرة" (6)

کچھ چھرے اس دن بشاش اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

جیسے ہی آپ کو اس بارے میں شیعوں کا عقیدہ معلوم ہوگا آپ کے دل کو اطمینان ہوجائے گا اور آپ کی عقل اسے تسلیم کرے گی۔ کیونکہ شیعہ ان قرآنی آیات کی جن میں تجسیم یا تشبیہ کا شبہ ہوتا ہے تاویل کرتے ہیں اور انھیں مجاز پر محمول کرتے ہیں، حقیقت پر نہیں۔ اور وہ مطلب نہیں لیتے جو ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے، یا جیسا بعض دوسرے لوگ سمجھتے ہیں۔

اس سلسلے میں امام علی علیہ السلام کہتے ہیں :

"ہمت کتنی ہی بلند پروازی سے کام لے اور عقل کتنی بی گھرائی میں غوطے لگائے ، اللہ کی ذات کا ادراک ناممکن ہے۔ اس کی صفات کی کوئی حد نہیں اور نہ اس کی تعریف ممکن ہے نہ اس کا وقت متعین ہے اور نہ زمانہ مقرر ہے" (7)

امام محمد باقر علیہ السلام تجسیم الہی کی تردید کرتے ہوئے کتنی فلسفیانہ، علمی، نازک اور جچی تلی بات کہتے ہیں : "ہم چاہے جس چیز کا تصور ذہن میں لائیں اور اس کے بارے میں جتنا بھی سوچیں ہمارے ذہن میں جو بھی تصویر ابھرے گی وہ ہماری طرح کی مخلوق ہوگی" (8)

جو عقل میں گھر گیا لانتہا کیوں کر ہوا

جو سمجھ میں آگیا وہ خدا کیوں کر ہوا

(اکبر آلہ آبادی)

تجسمیم اور تشبیہ کی رد میں ہمارے لیے تو اللہ پاک کا اپنی کتاب حکم میں یہ قول کافی ہے:  
 "لیس کمثله شيء" اور "لاتدرکه الأبصراء"  
 اس جیسی کوئی چیز نہیں ۔ اور ۔ آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرسکتیں ۔  
 جب حضرت موسیٰ نے اللہ کو دیکھنے کی خواہش ظاہر کی اور کہا : "رب أرزني أنظر إليك " تو جواب ملا "لن ترانی" تم  
 مجھے کبھی نہیں دیکھ سکو گے ۔ اور بقول زمخشری  
 لن کے مفہوم میں تابید شامل ہے ۔ یعنی ابد تک کبھی بھی نہیں دیکھ سکو گے ۔  
 یہ سب شیعہ اقوال کی صحت کی دلیل قاطع ہے ۔ بات یہ ہے کہ شیعہ ان ائمہ اہل بیت کے اقوال نقل کرتے ہیں  
 جو سرچشمہ علم تھے ۔ اور جنہیں کتاب اللہ کا علم میراث میں ملا تھا ۔  
 جو شخص اس موضوع سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا چاہے وہ اس موضوع پر مفصل کتابوں کی طرف  
 رجوع کرے ۔ مثلًا المراجعات کے مولف سید شرف الدین عاملی کی کتاب "كلمة حول الروایہ"

---

- (1) :- صحیح بخاری جلد 2 صفحہ 47 ۔ جلد 5 صفحہ 178 اور جلد 6 صفحہ 33
- (2) :- صحیح بخاری جلد 4 صفحہ 225 ۔ جلد 5 صفحہ 48.47 ۔ صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 122.114
- (3) :- صحیح بخاری جلد 8 صفحہ 197
- (4) :- صحیح بخاری جلد 8 صفحہ 182
- (5) :- صحیح بخاری جلد 8 صفحہ 187 ، صفحہ 202 سے ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ کے ہاتھ اور انگلیاں ہیں ۔  
 نوٹ:- واضح ہو کہ یہ تو خدا کو حادث ماننا ہوا جبکہ وہ قدیم ہے ۔ (ناشر)
- (6) :- سورہ قیامہ آیت 22. ائمہ اہل بیت ع نے "اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوئے" کی تفسیر یہ کہ یہ کہ  
 اپنے پروردگار کی رحمت کے امیدوار ہوئے ۔
- (7) :- نهج البلاغہ ۔ پہلا خطبه ۔
- (8) :- عقائد الامامیہ ۔ شیخ مظفر ۔ یہ کتاب جامعہ تعلیمات اسلامی نے مکتب تشیع کے نام سے شایع کی ہے